ہائے اصغرؑ

اصغرؑ نے گلا تیر کے آگے جو رکھا ہے
کیا دیکھ لیا اُس نے کہ اِس زد پہ خدا ہے

اے انتہائے صبر حدِ صبر توڑ دے
اصغرؑ کا خوں چھڑک کے زمیں کو نچھوڑ دے

خاکپائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

نوحہ

اصغرؑ کا لہو چہرے پہ ملے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں
گرنے سے فلک کو روکے ہوئے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں

یہ ظالمو آخری حجت ہے اِس حجت پر ہی قیامت ہے
ہاتھوں میں علی اصغر کو لئے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں

یہ جان لیں وہ جو ستمگر ہیں اصغرؑ ہی شافعِ محشر ہیں
یہ ہے جو صدا اہلِ من کی لئے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں

گردن پر چاہے تیر لگے پر دھوپ نہ تن پر اِس کے پڑے
اصغرؑ پہ عبا کا سایہ کیے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں

قرآں کا گلا خنجر سے کٹا، یٰسین کا دل نیزوں سے چھدا
سر تا بہ قدم قرآن بنے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں

Presented By: ShianeAli.com

جو ابراہیمؑ نے دیکھا تھا اک قربانی کا خواب نویدؔ
اُس خواب کی ہی تعبیر بنے شبیرؑ کھڑے ہیں مقتل میں

نوحہ

نا مکمل رن کو اصغرؑ نے مکمل کر دیا
تیر تھا جس ہاتھ میں اس ہاتھ کو شل کر دیا

لے کے اصغرؑ کو چلے جب شاہ مقتل کی طرف
ماں نے سائے کے لیے نظروں کو آنچل کردیا

رن میں آ کر کھل گئی کچھ اور اصغرؑ کی کلی
دھوپ نے اس پھول کو کچھ اور کومل کردیا

در سے خیمے کے علی اصغرؑ کو ماں تکتی رہی
جب تلک اصغرؑ کو میداں نے نہ اوجھل کردیا

مسئلہ جو شاہؑ کو درپیش تھا اِس موڑ پر
اک تبسم نے ترے وہ مسئلہ حل کردیا

کس کا یہ انداز ہے اے تیر اندازو کہو
کس نے دو ٹکڑے گلے سے تیر کا پھل کر دیا

گردنیں لشکر نے ڈالیں ہاتھ سینے پر دھرے
بے زبانی نے تری ہر لب مقفّل کر دیا

کاٹتا تھا انگلیاں دانتوں سے وہ اپنی نوید
صبر نے بے شیرؑ کے ظالم کو پاگل کردیا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

بڑھنے لگے ہیں سائے اصغرؑ نظر نہ آئے
اب کس کو ماں جُھلائے لوری کسے سنائے

سوکھی زباں پھرانا توحید کو بچانا
کہتا ہے مُسکرانا آتا ہے تیر آئے

شبیرؑ ہیں اکیلے مقتل میں جان لینا
جُھولے سے خود کو اصغرؑ جب خاک پہ گرائے

ہل مِن وہ شہؑ کا کہنا بے شیر کا ہمکنا
ہاتھوں کا وہ چلانا ماں کیسے بھول جائے

اب بھی دیا بجھا ہے اب بھی ہے استغاثہ
جانا ہے جس کو جائے آنا ہے جس کو آئے

بے شیر کی یہ صورت ہے دستِ شہؑ پہ حجت
کُل انبیاء کی محنت ہاتھوں پہ ہیں اٹھائے

لوری تھی جن لبوں پر اب ہے نویدِ نوحہ
رسّی ہے بازوں میں بے شیر کی بجائے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

رو کر علی اصغرؑ کو رلائے گی سکینہؑ کو
ماں جب بھی کبھی پانی پلائے گی سکینہ کو

یاد آئے گا جھولا، اُسے یاد آئیں گے اصغرؑ
ماں لوریاں دے کر جو سلائے گی سکینہؑ کو

آئیں گے تصور میں ہمکتے ہوئے اصغرؑ
آواز وہ دے کر جو بلائے گی سکینہؑ کو

آئے گی نظر اُس کو بھی قبرِ علی اصغرؑ
جب ڈھونڈنے مقتل میں جائے گی سکینہؑ کو

جب قافلہ جائے گا تو روتے ہوئے کیسے
ماں تربتِ اصغرؑ سے اٹھائے گی سکینہؑ کو

مقتل سے وہ نکلے گی کھو کر علی اصغرؑ کو
زنداں سے جو نکلے گی نہ پائے گی سکینہؑ کو

زنداں میں نویدؔ اس کو یاد آئے گا جھولا
جب خاک پہ زنداں کی سلائے گی سکینہؑ کو

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

ہوگئی شام دھواں لوری دیتی رہی ماں
جھولا جلتا ہی رہا جھولے سے لپٹی رہی ماں

کانپتے ہاتھوں میں سوکھے ہوئے ساغر کو لیے
دھوپ کی گود میں یادِ علی اصغرؑ کو لیے
سائے میں آئی نہیں دھوپ میں بیٹھی رہی ماں

پیاس بڑھتی ہوئی سوکھے ہوئے سارے ساغر
کان دریا کی طرف آنکھیں علی اصغرؑ پر
پانی بہنے کی صدا خیمے میں سنتی رہی ماں

لاشِ اصغرؑ کو لیے خاک میں اَٹتے رہے شاہؑ
در پہ خیمے کو جو آ آ کے پلٹتے رہے شاہؑ
خاک سے اُٹھتی رہی، خاک پہ گرتی رہی ماں

قافلہ آ کے رکا جبکہ درِ صغراؑ پر
ہائے اصغرؑ کہا اور در پہ گری غش کھا کر
سنگِ در تھام لیا سر کو پٹکتی رہی ماں

خالی حجروں میں سسکنے کو گیا سناٹا
صحن میں خاک اُڑاتا ہوا دن آ کے گیا
جیسے بیٹھی تھی اُسی طرح سے بیٹھی رہی ماں

ہائے جلتے ہوئے خیمے میں سکینہؑ ہے نویدؔ
درمیاں شعلوں کے جلتا ہوا جھولا ہے نویدؔ
دونوں کو تھامے ہوئے آگ میں جلتی رہی ماں

نوحہ

ہو مرے لعل کہاں، راہ تکتی ہے یہ ماں
آگ خیموں میں لگی راکھ پہ بیٹھی رہے یہ ماں

جو گزرتی ہے اکیلے ہی مجھے سہنے دو
خاک اُڑانے دو مجھے دھوپ ہی میں رہنے دو
موت آتی ہے اگر سائے میں جاتی ہے یہ ماں

اب نہ آباد کبھی ہوگی یہ اُجڑی ہوئی گود
مانگ سُونی ہوئی میری، مری سونی ہوئی گود
ایسے اُجڑے نہ کوئی جیسے کہ اُجڑی ہے یہ ماں

ہائے کیسا یہ ستم ماں پہ خدایا ٹوٹا
لب کو جنبش نہ ہوئی پھر نہ یہ سکتہ ٹوٹا
جیسے بیٹھی تھی اِسی طرح سے بیٹھی ہے یہ ماں

گھر کی دہلیز سے کس طرح سے گزری ہوگی
تھام کر در کبھی بیٹھی کبھی اُٹھی ہوگی
کھو کے جنگل میں تجھے گھر میں جو آئی ہے یہ ماں

ہائے سرگوشی میں کہتی ہے یہ ماں اصغرؑ سے
ہائے جس روز سے بچھڑی ہے یہ ماں اصغرؑ سے
ہائے اُس روز سے روئی ہے نہ سوئی ہے یہ ماں

دل پہ مادر کے عجب تیر سے چلتے ہیں نویدؔ
خون اصغرؑ کا جو شہہؑ چہرے پہ ملتے ہیں نویدؔ
کھا کے غش خاک پہ کس طرح سے گرتی ہے یہ ماں

نوحہ

اک جھولا جل گیا اک جھولا جل گیا
یہ جھولا اُس جلے ہوئے جھولے کا ہے نشاں

پہلو میں میں نہ ہوں تو نہ گھبرانا میرے لعل
جنگل میں نیند آئے تو سو جانا میرے لعل
تم آ گئے تو لعل سلائے گی ماں کہاں

سائے میں آئی باؤ تو گھبرا کے گر گئی
پہلو جو شل ہوا تو سرِ خاک گر پڑی
دامن میں تھیں جلے ہوئے جھولے کی لکڑیاں

قدموں میں تھک کے غازیؑ کے دریا بھی سو گیا
اصغرؑ کو لے کے گود میں صحرا بھی سو گیا
جھولے کی راکھ بن گئی اِک ماں کی لوریاں

Presented By: ShianeAli.com

یہ ہاتھ سر پہ خاک نہ ڈالیں تو کیا کریں
سر پیٹنے کے کام نہ آئیں تو کیا کریں
جن ہاتھوں سے جھلاتی تھی جھولا تجھے یہ ماں

مجھ کو تو بس نویدؔ یہ حسرت ہے بے کراں
اصغرؑ کے بعد کس لیے قائم ہے یہ جہاں
چلتی ہیں کیوں ہوائیں یہ دریا ہے کیوں رواں

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

ہوگئی دھواں لوری راکھ ہو گیا جھولا
ماں سے چھپ کے صحرا میں رو رہا ہے سناٹا

لوریاں سنائیں گی اب ہوائیں صحرا کی
دے گی اب تجھے ہائے عرضِ کربلا جھولا

وہ تو لے لیا تو نے خود ھمک کے گردن پر
ورنہ وہ خدا تھا جو تیر کا نشانہ تھا

لاش اُٹھا کے اصغرؑ کی اٹھنے بیٹھنے والے
وزن تو بتا مجھ کو کیا ہے لاشِ اصغرؑ کا

کلمہ پڑھنے والوں نے تیر مارا اصغرؑ کے
بے الہٰ کیا جانے لا الہٰ الا لہ

ہے حُبل کی معزولی موت ہے یہ عُزہ کی
شہہؑ کا لیکے اصغرؑ کو قتل گاہ میں آنا

آج بھی خلش بن کر سینے میں ہے مہدیؑ کے
جو لگا تھا گردن پر تیر وہ کہاں نکلا

منہ سے خون اگلتا تھا ذرّہ ذرّہ صحرا کا
جب نویدؔ مقتل میں گونجتا تھا یہ نوحہ

نوحہ

سُن کے بِل من کی صدا جھولے سے ایک مہ لقا دے رہا ہے یہ صدا لبیک یا شاہ ہُدا
حاصل کرب و بلا آخری فدیہ تیرا تجھ کو دیتا ہے صدا لبیک یا شاہ ہُدا

جس پہ ہے محشر رکا جس پہ ہے روزِ جزا
شافعِ روزِ جزا میرا چھد جائے گلا
باقی رہ جائے خدا لبیک یا شاہ ہُدا

اس کو کیا جانے عُدو کون ہوں میں کون تو
تو صدا ہے میں گلو جو بہے میرا لہو
پھینکنا مت عرش پر پھینکنا مت فرش پر خون ہے ناحق مرا لبیک یا شاہ ہُدا

کہہ رہا ہے یہ خدا کہہ رہے ہیں مصطفیٰ
کہہ رہے ہیں مجتبیٰ کہہ رہے ہیں مرتضیٰ
انبیاء نے بھی کہا اولیا نے بھی کہا اوصیا نے بھی کہا لبیک یا شاہ ہُدا

عرش سارا ہل گیا گونجی صغراؑ کی صدا
عصر کا وقت آ گیا بابا تنہا ہے میرا
دو خدا والوں صدا، عرش والو دو صدا فرش والوں دو صدا لبیک یا شاہ ہُدا

آندھیوں کا تھا وہ زور تھا اندھیرا چاروں اور
بس زمین سے تا فلک واحسینا کا تھا شور
دی جو اصغرؑ نے صدا، دی ملائک نے صدا دی خلائق نے صدا لبیک یا شاہ ہُدا

پھر سجے کرب و بلا پھر ہو سر تن سے جدا
پھر فدا ہوں پھر فدا ہو سکا کب حق ادا
قافلہ جس دم چلا اک ننھا سا گلا ، نیزے پر کہتا رہا لبیک یا شاہ ہُدا

کربلا ہے یہ نویدؔ آئینہ ہے یہ نویدؔ
سلسلہ ہے یہ نویدؔ تذکرہ ہے یہ نویدؔ
اُس نے ہی پائی بقا مر کے بھی زندہ رہا جس نے جیتے جی کہا لبیک یا شاہ ہُدا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

تیرا جھولا اُٹھایا جاتا ہے تیرا جھولا اٹھایا جاتا ہے
لوری کی جگہ ہائے اصغر تیرا نوحہ سنا یا جاتا ہے

لو اُٹھتی ہے گریے کی صدا لو اُٹھتی ہے نوحے کی صدا لو اُٹھتی ہے ماتم کی صدا
ہر ایک نبی ہر ایک ولی، حلقے میں بلایا جاتا ہے ترا جھولا اُٹھایا جاتا ہے

وہ شور ہے ہائے اصغر کا وہ بین ہے تیری مادر کا وہ اُٹھنا بیٹھنا سرورؑ کا
کہتا ہے یہ سارا منظر ترا لاشہ اُٹھایا جاتا ہے ترا جھولا اُٹھایا جاتا ہے

صدقے ہوتے ہیں عرض وسما صدقے ہوتی ہے کرب و بلا صدقہ ہوتا ہے آپ خدا
حیدر کو بلایا جاتا ہے سرور کو بلایا جاتا ہے ترا جھولا اُٹھایا جاتا ہے

عصمت کا باطن ہے تجھ میں توحید کا ظاہر ہے تجھ میں ہر اوّل و آخر ہے تجھ میں
تری بات سنائی جاتی ہے تیرا قد بتلایا جاتا ہے ترا جھولا اُٹھایا جاتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

اِس وقت نوید نوید نہیں سجدے میں پڑی ہے اُس کی جبیں ہلتا ہے فلک ہلتی ہے زمیں

تیرا جھولا اُٹھایا جاتا ہے تیرا جھولا اٹھایا جاتا ہے ترا جھولا اُٹھایا جاتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

راکھ جھولے کی اُڑی ہے لے کے صحرا کی ہوا
ہر طرف سے آ رہی ہے ہائے اصغر کی صدا

مسکرانا کھلکھلانا وہ ہمکنا چونکنا
ساتھ جھولے کے نہ جانے میرا کیا کیا جل گیا

آنکھ کے آگے اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں
دے صدا تجھ کو تو کیسے گھٹ گیا ماں کا گلا

جس کی لَو ہے کربلا اور روشنی ہے لا الہٰ
کربلا کی خاک میں ہے دفن ننھا سا دیا

جانے سر اپنا چھپانے کربلا جاتی کہاں
گر نہیں ہوتا لہو تیرا پناہِ کربلا

نقطۂ توحید ہے تو مرکزِ توحید ہے
گرد جس کے گھومتی ہے دائرے میں کربلا

راکھ میں دل کی ملایا خوں تب لکھا نویدؔ
کیا کہوں مجھ سے یہ جھولا کس طرح لکھا گیا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

قید میں تیرگی راکھ اُڑاتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

اب تو ہونے کا احساس بھی کھو گیا
دور بھی کھو گیا پاس بھی کھو گیا
نزع میں اِک صدا لڑکھڑاتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

مَوت آئے گی یہ وقت ٹل جائے گا
اب مجھے یہ اندھیرا نگل جائے گا
حال اپنا وہ خود کو سناتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

Presented By: ShianeAli.com

ایک اِک کر کے منظر بدلتا رہا
ایک سایہ سا گرتا سنبھلتا رہا
سانس آتی رہی سانس جاتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

زیرِ لب کوئی نوحہ سناتا رہا
اِک دیا قید میں جھلملاتا رہا
لَو لرزتی رہی تھرتھراتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

تیرگی سے گلا بھی نہیں چھوٹتا
ایسا سکتا ہے سکتا نہیں ٹوٹتا
اِک صدا ہے کہ جو دور جاتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

Presented By: ShianeAli.com

نبض تنہائی کی ڈوبتی ہی رہی
روشنی روشنی چیختی ہی رہی
دے کے سب کو صدا وہ بلاتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

گھُپ اندھیرے میں گُم ہوگئی وہ نویدؔ
خود ہی زندان میں سوگئی وہ نویدؔ
وہ جو اصغرؑ کو لوری سناتی رہی
ہائے اصغرؑ کی آواز آتی رہی

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

جھولا تو جل چکا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے
وہ چاند چُھپ گیا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

سناٹا چیختا ہے مقتل میں کیا بچا ہے
خیموں میں کیا بچا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

بے جنبش و کنایہ خیمے میں ماں کا سایہ
ساکت پڑا ہوُا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

کیسا کوئی ستارا کیسا کوئی نظارہ
سب کچھ ہی چُھپ گیا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

جنبش تھمی ہوئی ہے گردش رُکی ہوئی ہے
سکتے میں کربلا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

Presented By: ShianeAli.com

تلوار و تیر و نیزہ ، صحرا و دشت و دریا
ہر شور تھم گیا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

جو عکس کبریا تھا جو آخری دیا تھا
اب وہ بھی بُجھ گیا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

جھولا تھا ماں کے دل میں جھولے میں ماں کا دل تھا
سب راکھ ہو چکا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

دل میں نویدؔ اِس دم آندھی سی چل رہی ہے
بس درد اُٹھ رہا ہے بس راکھ اُڑ رہی ہے

نوحہ

ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے
نوحہ کُناں ہے کوئی کوئی خاک اُڑا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

ہے شام بے چراغاں پرہول ہے بیاباں
کوئی نہیں ہے ساماں ہیں چاک سب گریباں
اُٹھ اُٹھ کے ہر بگولا نوحہ سنا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

ننھے سے اِس دیے سے ہے اِک جہان روشن
کیا چاند کیا ستارے ہے لا مکان روشن
صدیاں گزر گئی ہیں یہ جگمگا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

Presented By: ShianeAli.com

یہ آسماں سے کوئی تارا ہُوا برآمد
یا دائرے میں تیرا جھولا ہُوا برآمد
یوں لگ رہا ہے کوئی مقتل میں آرہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

ہے جس سے ہر زمانہ ہے اُس کا کیا ٹھکانا
ہے جس سے آب و دانہ ہے تیر کا نشانہ
اُمت کو رزق دے کر خود تیر کھا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

ہر اِک ولی ہے زخمی ہے اِک نبی ہے زخمی
ہر نوحہ خواں لہو ہے ہر ماتمی ہے زخمی
سارے کا سارا حلقہ خوں میں نہا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

Presented By: ShianeAli.com

صوت و صدا کے مارے حرف و بیاں کے مارے
یہ کیا سمجھ سکیں گے نطق و زباں کے مارے
یہ اپنی بے زبانی میں کیا سُنا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

یعنی نویدؔ ہے وہ روزِ جزا کا مالک
یعنی خودی کا مالک یعنی خدا کا مالک
جو مر کے موت کو بھی جینا سکھا رہا ہے
ترا جھولا آرہا ہے ترا جھولا آرہا ہے

Presented By: ShianeAli.com